اربعین نبویہ
فی
فضائل کلماتِ طیبہ
مصنّف
حافظ محمد صابر حسین چشتی
خطیب جامع مسجد سُبحانیہ رضویہ
مین بازار قلعہ گوجر سنگھ لاہور
پیشکش
ملک محمد اعجاز
ڈی ایس پی
تقسیم فی سبیل اللہ

عرض حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم دین پڑھنے پڑھانے کا مقصد اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی رضا کے سوا کچھ بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا لازمہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی رضا قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"

اے محبوب ﷺ آپ فرمادیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری غلامی اختیار کرلو اللہ تم سے محبت کریگا یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بغیر راضی ہوئے محبت ممکن ہی نہیں اور آخرت کی کامیابی کے لئے واحد ذریعہ حضور سید عالم ﷺ کے ارشادات پر عمل ہے۔

فضیلتِ اربعین اور فرمان رسالت ﷺ

جس طرح حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت پر احسان فرماتے ہوئے بے شمار اعمال خیر کی ترغیب فرمائی بالکل اسی طرح احسان عظیم فرماتے ہوئے ایک ایسا عمل ارشاد فرمایا جو یقیناً خیر کثیر کا خذینہ ہے وہ عمل اربعین یعنی چالیس احادیث کو محفوظ کرنا ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقِیْهًا عَالِمًا" (کنز العمال رقم الحدیث ۲۹۱۸۵)

جو میرا امتی دین سے متعلق چالیس احادیث یاد کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ عالم کی صورت میں اٹھائے گا

من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینھا بعثه اللّٰه فقیھا و کنت له یوم القیمة شافعا وشھیدا (کنزالعمال رقم الحدیث ۲۹۱۸۴)

جو میرا امتی دین کے متعلق چالیس احادیث محفوظ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقہاء، شفاعت کرنے والا اور شہداء میں اٹھائے گا۔

من حفظ علی امتی اربعین حدیثا ینفعھم اللّٰه تعالٰی بھا قیل له: ادخل من ای ابواب الجنة شئت (کنزالعمال رقم الحدیث ۲۹۱۸۶)

جو میرا امتی دین کے متعلق چالیس احادیث محفوظ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے نفع دے گا یہاں تک کہ اسے کہا جائے گا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔

من ترك اربعین حدیثا بعد موته فھو رفیقی فی الجنة (کنزالعمال رقم الحدیث ۲۹۱۹۳)

جو مرنے کے بعد (لوگوں میں) چالیس احادیث چھوڑ کے (آئے گا) پس وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

من نقل عنی الی من یلحقنی من امتی اربعین حدیثا کتب فی زمرة العلماء وحشر فی جملة الشھداء (کنزالعمال رقم الحدیث ۲۹۱۹۱)

کتب اربعین

اسی حدیث پاک کی بنا پر متقدمین ومتاخرین علماء وفقہاء اور محدثین اپنے عظیم مشاغل دینیہ کا رہائے سرانجام دینے کے باوجود ان پر قناعت نہ کرتے ہوئے بڑی امید سے چالیس احادیث نبویہ علٰی صاحبھا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جمع کرنے کا خصوصی اہتمام کرتے رہے۔ دنیائے اسلام میں اس عظیم کام کی طرح ڈالنے والی پہلی شخصیت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ امام المحدثین، سند الفقہاء سیدنا امام عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد محمد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ، حسن بن سفیان نسائی رحمۃ اللہ علیہ، ابوبکر آجری رحمۃ اللہ علیہ، یحیٰی بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ، ابوبکر محمد بن ابراہیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ، علی بن عمر دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ، ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ، ابوعبدالرحمٰن بن حسین سلمی رحمۃ اللہ علیہ، ابوسعید احمد بن محمد مالینی رحمۃ اللہ علیہ، ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن محمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ، ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ۔
(کشف الظنون، ج ۱، ص ۵۲ تا ۶۱)

علمائے کرام میں سے بعض نے زہد پر بعض نے اصول دین سے متعلق چالیس احادیث جمع کی ہیں کسی نے فروع کے بارے میں کسی نے جہاد کے متعلق کسی نے احکام پردہ پر اور کسی نے درود شریف کے متعلق، کسی نے مختلف اور متفرق عنوانات پر احادیث مبارکہ جمع کرنے کا اہتمام فرمایا۔

اربعین نبویہ فی فضائل کلمات طیبہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس ذاتِ بابرکات نے مجھ حقیر کو اپنے پیارے محبوب سیّد الانبیاء امام المرسلین ﷺ کے چالیس ارشادات جوامت محمدیہ علی صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اخروی کامیابی پر مشتمل ہیں انہیں جمع کرنے کا موقع عطاء فرمایا یہ یقیناً میرے اساتذہ میرے والدین اور بہن بھائیوں کی دعاؤں کا ثمر ہے۔

ہماری رب کائنات کی بارگاہِ اقدس میں التجاء ہے کہ اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ ارشاداتِ عالیہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قدم پر سنتِ مصطفوی ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی برکتوں سے دنیوی و اُخروی زندگی کی کامرانیوں سے نوازے۔ آمین

آخر میں گذارش ہے کہ جہاں آپ اس کتاب سے استفادہ حاصل کر کے اپنے متعلقین کو دعاؤں میں یاد فرمائیں وہاں اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی طرح کی معاونت کرنے والے دوستوں کو بھی یاد رکھیں۔

والسلام

حافظ محمد صابر حسین چشتی

اربعین نبویہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاْتَ

"حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا جناب نبی اکرم ﷺ نے افضل کلمات چار ہیں سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اللہ کو پیارے کلمات چار ہیں سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر جس کلمہ سے ابتداء کرو مضر نہیں۔

اللہ کا ذکر کرنے والوں کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے

(۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ "رواہ مسلم رقم الحدیث ۶۷۲۸/ ابوداؤد رقم الحدیث ۱۳۵۵/ ترمذی رقم الحدیث ۳۳۷۸/ ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۷۹۱/ سنن داری رقم الحدیث ۳۵۶/ ابن حنبل ۹۲۶۳/ ابن حبان ۷۶۸/ ابو یعلی ۱۲۵۲/ معجم کبیر ۶۰۳۹۔

"حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سعید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایسی کوئی جماعت نہیں جو اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے مگر انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے ان پر سکینہ اترتا ہے۔ اپنے پاس والے فرشتوں میں اللہ انکا ذکر کرتا ہے۔

تشریح:

اس حدیث پاک میں مذکور فرشتوں سے مراد وہ ملائکہ ہیں جو زمین کا چکر لگاتے ہوئے ذکر الٰہی کے حلقے تلاش کرتے پھرتے ہیں اور رحمت سے مراد ذاکرین کے لئے مخصوص رحمت الٰہی ہے اور سکینہ اترنے کا مطلب دل کا نور یا چین وسکون ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

"خبردار اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون نصیب ہوتا ہے!

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی بخشش

(٢) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

(مسلم رقم الحديث ٦٧٨٦ /بخاري رقم الحديث ٦٤٠٥ /٣١٩/ ابوداؤد رقم الحديث ٥٠٧٧ /ترمذي رقم الحديث ٣٤٦٨ موطا امام مالك رقم الحديث ٤٨٨ مسند احمد ابن حنبل رقم الحديث ٧٤٣٠ ابن حبان ٨٢٩)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دن میں سو بار "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھے تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائینگی اگرچہ کف دریا یعنی سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

تشریح: اس حدیث پاک میں صبح وشام کی کوئی قید نہیں کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں تاہم بہتر یہ ہے کہ صبح یا شام پڑھے اور خطاؤں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں جو حقوق اللہ کے متعلق ہوں لہذا قرض، فوت شدہ نماز اور روزہ وغیرہ اس وظیفہ سے معاف نہیں ہوتے۔

قیامت کے دن سب سے بہتر عمل

(٣) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ

"مسلم رقم الحدیث ٦٧٧١ / بخاری رقم الحدیث ٦٠٤٢ / ترمذی رقم الحدیث ٣٤٦٦ / ابن ماجہ ٣٨١٢"

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو صبح وشام کے وقت "سبحان اللہ وبحمدہ" سو بار پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہ لائے گا اس کے سواء جو اس سے زیادہ کرے۔

تشریح: صبح کو سو بار اور شام کو سو بار پڑھا جائے تو یہی بہتر ہے صبح پڑھنے کا افضل وقت بعد نماز فجر اور شام کا وقت بعد نماز مغرب ہے قیامت کے دن اس کے برابر یا اس سے زیادہ نیکیاں نہ لا سکے گا۔ ہاں ایسا شخص جو اس کے برابر یہ کلمات پڑھے وہ برابر نیکیاں لائے گا اور جو اس سے زیادہ پڑھے وہ زیادہ نیکیاں لائے گا۔

شیطان سے حفاظت

(٤) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ "مسلم رقم الحدیث ٦٧٨٦ / بخاری رقم الحدیث ٦٤٠٣"

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو ایک دن میں سو بار یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهٗ

اَلْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف کیے جائیں گے اور اس دن، دن بھر اس کی شیطان سے حفاظت ہوگی حتیٰ کہ شام پالے اور کوئی شخص اس سے بہتر افضل عمل نہ کر سکے گا اس۔ کے سوا جو اس سے زیادہ یہ پڑھ لے۔

تشریح:

یہ کلمہ توحید ہے اسے رات کو پڑھا جائے تو رات بھر شیطان سے حفاظت ہوگی اور دن کا ذکر اس لئے کیا کیونکہ انسان دن کو جاگتے ہیں اور شیطان نیند کی بہ نسبت جاگنے میں گناہ زیادہ کراتا ہے اور دن کی تاکید کا مقصد یہی ہے کہ یہ کلمات طیبات دن میں پڑھ کر دن بھر شیطان سے محفوظ رہے یہ تاثیر سو بار پڑھنے کی ہے اگر اس سے زیادہ پڑھے تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

جنت میں درخت

(۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ "رواہ الترمذی برقم الحدیث ۳۵۳۲/۳"

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" پڑھے اس کے لئے جنت میں درخت بویا جائیگا۔

تشریح:

جنت میں درخت لگنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نیک اعمال خوبصورت اور سرسبز درختوں کی بے مثال شکل میں نمودار ہونگے۔

سوحج کا ثواب

(۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ۔

"رواہ الترمذی برقم الحدیث ۳۴۶۸/۳۵۳۸"

"حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لئے صبح کو سو بار سبحان اللہ پڑھے اور سو بار شام کو تو اس کی طرح ہوگا جو سو حج کرے اور جو صبح کو سو بار الحمد للہ پڑھے اور سو بار شام کو تو اس جیسا ہوگا۔ جو اللہ کی راہ میں سو گھوڑے خیرات کرے اور جو صبح کو سو بار لا الہ الا اللہ پڑھے اور سو بار شام کو تو اسکی طرح ہوگا جو اولادِ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کرے اور جو صبح کو سو بار اللہ اکبر پڑھے اور سو بار شام کو تو کوئی اس سے زیادہ نیکیاں اس دن نہ کر سکے گا، بجز اس کے جو اتنی ہی بار یہ کلمات کہہ لے یا اس سے زیادہ۔

تشریح: یعنی شروع دن میں سو بار سبحان اللہ کہے اور شروع رات میں سو بار تو اسے سو نفلی حج کا ثواب ملے گا خیال رہے حج کا ثواب ملنا اور ہے اور حج کا ادا کرنا اور ہے لہذا یہ مبارک تسبیح پڑھنے سے حج کا ثواب ملے گا حج ادا نہیں ہوگا مثلاً طبیب کہتے ہیں کہ ایک گرم کیئے ہوئے منقہ میں ایک روٹی کی طاقت ہے مگر بھوک روٹی سے ہی ختم ہوتی ہے۔

اولاد حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کرنے کا مطلب ثواب کی اہمیت کا اظہار کرنا مقصود ہے کہ جہاں عام مسلمان غلام کو آزاد کرانے کا ثواب جنت کی بشارت

ہے تو وہاں حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک نہیں بلکہ سو غلام آزاد کرانے کے ثواب کا عالم کیا ہوگا' اور جس خوش نصیب کو ثواب کی یہ دولت عظمیٰ یہ چند کلمات طیبات پڑھنے سے نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر خوش بخت اور کون ہو سکتا ہے۔

جنت کے درخت یہ کلمات ہیں

(۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ "رواه الترمذی رقم الحدیث ۳۵۲۹"

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشار فرمایا کہ شب معراج میں ہماری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے فرمایا اے اللہ کے محبوب (ﷺ) اپنی امت کو میرا سلام فرمادیں اور انہیں بتادیں کہ جنت کی زمین زرخیز ہے وہاں کا پانی بہت شیریں ہے جنت میں سفید زمین بہت ہے وہاں کے درخت یہ کلمات ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے بعد از وفات ایک دوسرے سے بھی ملتے ہیں اور زندہ مقبول بندوں سے بھی اور وہ حضرات زندوں کا سلام سنتے بھی ہیں اور انہیں سلام کہلواتے بھی ہیں جنت کی بعض زمین درختوں سے پر ہے اور وہ درخت پھلوں سے بھرے ہوئے ہیں اور بعض زمین سفید ہے جس میں تمہارے اعمال اور وظیفوں سے درخت لگیں گے جب تم یہاں آؤ گے تو دونوں طرح کے باغ پاؤ گے۔

سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے

(۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

"رواه مسلم رقم الحدیث ۸۱۱/۲۵۹ ابوداؤد رقم الحدیث ۱۴۶۱/ الترمذی ۲۸۹۶/ نسائی ۹۹۴"

"حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس سے عاجز ہو کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ لوگ بولے کیسے تہائی قرآن پڑھا جاسکتا ہے؟ فرمایا قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

تشریح:

یعنی روزانہ دس پاروں کی تلاوت کرنا مشکل ہے لیکن سورۃ اخلاص شریف ایک بار پڑھنے کا ثواب ۱۰ پارے تلاوت کرنے کے برابر ہے اور تین بار پڑھنے کا ثواب قرآن شریف مکمل پڑھنے کے برابر ہے عموماً ختم شریف وغیرہ میں تمام سورتیں ایک ایک بار پڑھی جاتی ہیں۔ مگر سورۃ اخلاص تین بار پڑھی جاتی ہے یہ عمل اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

نوٹ: قرآن کریم میں مذکور مضامین کی تین قسمیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات (۲) قصے (۳) احکام۔

سورۃ اخلاص میں ذات وصفات الٰہی کا مکمل ذکر ہے اس لئے یہ سورۃ قرآن کریم کے تیسرے حصہ کا ثواب رکھتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حمد کی آیات دیگر آیات سے افضل ہیں۔

بندے کے گناہ یوں جھڑتے ہیں

(۹) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَابِسَۃِ الْوَرَقِ فَضَرَبَہَا بِعَصَاہُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ کَمَا یَتَسَاقَطُ وَرَقُ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ "رواہ الترمذی رقم الحدیث ۳۵۹۹"

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک خشک پتوں والے درخت سے گزرے تو اس میں اپنی لاٹھی شریف ماری پتے جھڑ گئے فرمایا الحمد للّٰہ، سبحان اللّٰہ اور لا الہ الا اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر بندے کے گناہ یوں جھاڑ دیتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے۔

تشریح:

حضور نبی کریم ﷺ کا لاٹھی شریف سے جنگلی خشک درخت کے پتے جھاڑنے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گناہوں میں گرفتار انسان خشک درخت کی طرح ہے اور اس کے گناہ اس درخت کے پتوں کی طرح ہیں اور یہ پاکیزہ کلمات حضور اکرم ﷺ کے عصائے مبارکہ کی مانند ہیں کہ جن سے وہ گناہ جھڑتے رہتے ہیں

ستر مصیبتوں سے حفاظت

(۱۰) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ قَالَ مَکْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْہُ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاھَا الْفَقْرُ "رواہ الترمذی رقم الحدیث ۳۶۷"

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ پڑھا کرو کہ یہ جنت کے خزانہ سے ہے مکحول فرماتے ہیں کہ جو کوئی پڑھا کرے لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ اور لا منجا من اللّٰہ الا الیہ تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر مصیبتوں کے در بند کر دیگا جن میں سے ادنیٰ مصیبت فقیری ہے۔

تشریح:

حدیث مبارکہ میں مذکور فقیری سے مراد دل اور مال دونوں کی فقیری ہے یعنی ان کلمات طیبات کو پڑھنے والا دل اور مال دونوں کا غنی ہوگا ایسے شخص پر اگر مال کی غریبی آ بھی گئی تو وہ دل کا فقیر کبھی نہ بنے گا۔

ننانوے بیماریوں کی دوا

(۱۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَۃٍ وَّتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُھَا الْھَمُّ "کنز العمال رقم الحدیث ۱۴۵۶"

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں ادنیٰ بیماری غم ہے۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں بیان شدہ بیماریوں میں جسمانی، روحانی، دنیاوی، اخروی بیماریاں شامل ہیں۔

جنت کا خزانہ

(۱۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ "مشکوۃ رقم الحدیث ۲۳۲۱"

"حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے

نیچے سے آیا جنت کے خزانوں سے ہے وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

تشریح:

لاحول شریف میں انسان اپنی انتہائی بے بسی کا اقرار اور اللہ جل شانہ کی انتہائی قدرت کا اعتراف کرتا ہے اور یہی بندگی کی اساس ہے یہ کلمات جنتی نعمتوں کے خزانوں کے ملنے کا سبب ہیں اس لئے ان کو جنت کا خزانہ فرمایا گیا۔

قرآن اور خیرات کرنے والے کی مثال

(۱۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰی اِثْنَیْنِ رَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُ مِنْہُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ "بخاری رقم الحدیث ۵۰۲۵، مسلم رقم الحدیث ۸۱۵-۲۶۶"

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صرف دو شخصوں پر غبطہ (رشک) ہے ایک وہ جس کو اللہ نے علم القرآن دیا وہ دن رات اسے پڑھتا ہے دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال دیا وہ دن رات اس سے خیرات کرے۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں مذکور حسد بمعنی غبطہ ہے کیونکہ حسد تو کسی صورت جائز نہیں وہ اس لئے کہ حسد کے معنی ہیں دوسرے کی نعمت پر جلنا اور اس کا زوال چاہنا اور غبطہ کے معنی ہیں رشک کرنا جس کا مطلب ہے دوسرے کی سی نعمت اپنے لئے بھی چاہنا دینی چیزوں میں رشک جائز ہے۔

یعنی ایسے عالم دین کو دیکھ کر جو قرآن پر عمل پیرا ہو اور اس میں غور وفکر میں مصروف رہتا ہو اور ایسا شخص دیکھ کر جو مالدار ہو اور دن رات جب بھی موقع ملے اللہ جل شانہ کے راستے پر خرچ کرتا ہو ان پر رشک کرنا یعنی یہ آرزو کرنا کہ یا اللہ مجھے بھی

ایسا عالم یا مالدار بنادے۔

انسان جس شغل میں جیئے گا اس میں مرے گا اور ان شاء اللہ اسی میں اٹھے گا مبارک ہے وہ زندگی جو قرآن وحدیث میں غور وفکر اور اس پر عمل کرنے میں گذرے مبارک ہے وہ موت جو قرآن وحدیث کی خدمت میں یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مال خرچ کرنے میں آئے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب کرے آمین۔

قرآن پڑھنے والے مومن اور منافق کی مثال

(۱۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ "بخاری رقم الحدیث ۵۴۲۱، مسلم ۷۹۷"

"حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھا کرتا ہے ترنج کی سی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور لذت بھی اعلیٰ اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا چھوارے کی سی ہے جس میں خوشبو کوئی نہیں ذائقہ میٹھا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، اندرائین (حمنہ) کی سی ہے جس میں خوشبو کوئی نہیں اور ذائقہ کڑوا اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان گھاس کی سی ہے جسکی خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا ہے۔

تشریح:

ترنج عرب کا مشہور پھل ہے جس کا رنگ بہت اچھا ہوتا ہے خوشبو نہایت اعلیٰ ذائقہ بہت بہترین ہوتا ہے دماغ اور معدہ کو بہت قوت دیتا ہے قرآن پڑھنے

والے مومن کی مثال اسی طرح ہے لوگ اس کی تلاوت سے ایمانی لذت بھی حاصل کرتے ہیں اور ثواب بھی خود اسے بھی لذت وثواب دونوں ملتے ہیں اور قرآن مجید بہت ہی لذیذ چیز ہے۔

قرآن نہ پڑھنے والے غافل مسلمان کی مثال چھوارے کی سی ہے اس کا ظاہر خاص اچھا نہیں مگر باطن نور ایمانی سے منور ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق تمہ کی طرح ظاہر اچھا نہ باطن منافق قرآن پڑھنے والا خود تو گمراہی کی دلدل میں غرق ہے مگر اس کی تلاوت سے سادہ لوح مسلمانوں کو کچھ نہ کچھ راحت مل جاتی ہے۔

اس سے یہ واضح ہوا کہ قرآن پاک کی تاثیریں مختلف ہیں جیسے پڑھنے والے کی زبان ویسے ہی تاثیر قرآن جیسا کہ مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی نے آکر غریب اور تنگدست ہونے کی فریاد کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مٹی کا چھوٹا سا ڈیلہ اٹھایا اور اس پر سورۃ اخلاص پڑھ کر پھونک ماری اور فرمایا اسے گھر لے جاؤ صبح دیکھنا وہ گھر گیا صبح دیکھا تو وہ سونا بن چکا تھا اب اس نے اپنی بیوی کو ساتھ ملایا اور ایک اینٹ پر سورۃ اخلاص پڑھنا شروع کر دی صبح تک پڑھتے رہے صبح ہوئی وہ اینٹ کی اینٹ ہی تھی سیدھا خواجہ صاحب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ماجرا سنایا کہ آپ نے بھی سورۃ اخلاص پڑھی تھی ہم نے بھی سورۃ اخلاص ہی پڑھی مگر اینٹ سونا نہ بنی آپ نے فرمایا سورۃ اخلاص تو وہی تھی مگر زبان تو فرید کی نہ تھی۔

قرآن کے ذریعے سربلندی

(۱۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ "رَوَاہُ مُسْلِمٌ رقم الحدیث ۸۱۷/۲۶۹۔ ابن ماجہ ۲۱۸"

"حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اس قرآن کے ذریعہ کچھ قوموں کو سربلند کریگا اور کچھ کو گرادیگا۔

تشریح:

جو مسلمان قرآن کریم کو صحیح طور پر سمجھ کر اس پر عمل کریں تو دنیا و آخرت میں بلند درجے پائیں گے اور جو قرآن کا دامن چھوڑ کر اور ذرائع سے عزت تلاش کریں گے وہ دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہونگے اور فلاح سے ابدی محرومی ان کا مقدر بن جائے گی جیسا کہ جب سے نام نہاد مسلمانوں نے قرآن کا دامنِ رحمت چھوڑ کر کفار کی کاسہ لیسی میں ترقی' فلاح کی جستجو کے شور و غوغا کو اپنایا ہے تب سے دن بہ دن ظلم' تاریکی' دہشت' درندگی۔ اور ذلت و رسوائی مسلمانوں کا مقدر بن گئی ہے آج کا انسان قرآن کا دامن چھوڑنے کی وجہ سے جتنا مجبور بے بس اور بے چین ہے اس کی مثال نہیں ملتی دعا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو قرآن کے محافظ حکمران عطا فرمائے۔ آمین

ہر بیماری کی دوا

(۱۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ فَاتِحَۃِ الْکِتٰبِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ

"رَوَاہُ الدَّارِمِیْ رقم الحدیث ۳۳۰۴"

"عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری کی دوا ہے۔

تشریح:

سورۃ فاتحہ شریف سے ہر بیماری کا علاج ہونے کی تین ہی صورتیں بنتی ہیں (۱) پڑھ کر مریض پر پھونک ماری جائے (۲) پانی میں دم کر کے یا لکھ کر پانی میں ڈال کر مریض کو پلایا جائے (۳) سورۃ فاتحہ لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالی جائے۔

اول صورت سے متبرک کلمات پڑھ کر پھونک مارنا ثابت ہوا دوسری

صورت سے کسی چیز پر دم کرکے کھلانا جائز ثابت ہوا اور تیسری صورت سے تعویذ وغیرہ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے۔

نوٹ: خیال رہے کہ ہماری اس تقریر سے صرف جائز کام دعاجت کے لئے مراد ہے اور کسی کی ضرر رسانی کے لئے ایسے حیلے استعمال کرنا ظلم بلکہ کئی وجوہ سے حرام وکفر ہے۔

حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

(۱۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ

"رواہ البخاری رقم الحدیث ۵۰۰۶/ ترمذی رقم الحدیث ۲۸۷۵"

" حضرت ابو سعید ابن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے بلایا میں نے جواب نہ دیا پھر میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو فوراً جواب دو پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے مسجد میں جانے سے پہلے قرآن کریم کی عظیم الشان سورۃ نہ بتاؤں پھر حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا جب باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تھا کہ تم کو قرآن کی عظیم الشان سورۃ بتاؤنگا فرمایا وہ الحمد اللہ رب العلمین ہے یہ تو وہ سات

مکرر آیتیں ہیں اور قرآن عظیم میں ہیں جو مجھے عطا ہوئیں۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں اللہ جل شانہٗ و رسول اللہ ﷺ کے بلانے سے مراد صرف حضور ﷺ کا بلانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بلا واسطہ کسی کو نہیں بلاتا اس لئے دُعا واحد کا صیغہ ارشاد ہوا اور یہ بھی اسی حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اگر عین نماز میں حضور ﷺ کسی کو بلائیں تو اسی وقت اسی حالت میں حاضر بارگاہ ہو جانا واجب ہے اور جو خدمت سرکار فرمائیں اس کے بجالانے سے نماز نہیں ٹوٹے گی بلکہ وہ نماز ہی میں رہے گا اور خدمت سے فارغ ہو کر بقیہ رکعتیں پوری کریگا سورۃ فاتحہ کی خصوصیات کے ضمن میں یہ ظاہر ہوا کہ سورۃ فاتحہ شریف ایسی عظیم سورۃ ہے جو امت محمدیہ سے قبل کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آقاءِ دو عالم ﷺ کی امت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیب فرمادی فلِذٰلِك لك الحمد۔

شیطان اُس گھر سے بھاگتا ہے

(۱۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

"رَوَاهُ مُسْلِمٌ رقم الحدیث ۷۸۰/۱۸۲۴ - ترمذی ۲۸۷۷"

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں قبرستان سے مثال اس لئے دی گئی کہ ہماری نظر میں

عموماً قبرستان ویران اور وہاں مدفون مردے ہوتے ہیں اس لئے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان کی طرح ویران نہ بناؤ اور خود مُردوں کی طرح نہ بنو۔ اور گھروں میں سورۃ بقرہ شریف تلاوت کیا کرو جس کی برکت سے تمہارے گھر آباد ہو جائیں گے اور تمہارے دل زندہ ہو جائیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شیطان لعین تمہارے گھروں سے دور رہے گا اور تم اس کے اشرار سے محفوظ رہو گے۔ ان شاء اللہ۔

اللہ کی طرف سے محافظ

(۱۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَزْعَمُ

لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَفِيْظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ؟ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِيْ اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ وَتَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ؟ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ ط

"رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رقم الحديث ۲۳۱۱"

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے رمضان کے فطرہ کی حفاظت پر مقرر فرمایا تو ایک شخص آیا غلے سے لپ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلونگا وہ بولا میں محتاج ہوں میرے بال بچے ہیں اور مجھے سخت حاجت ہے فرماتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ آج رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کا عذر پیش کیا اس پر میں نے رحم کیا تو اس کو رہا کر دیا فرمایا تم سے جھوٹ بول گیا اور وہ پھر آج رات آئے گا مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا۔ کہ وہ لوٹ کر آئے گا میں اس کی تاک میں رہا وہ پھر آیا اور غلے سے لپ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا اب کے تو تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور لے چلونگا وہ بولا مجھے چھوڑ دیجئے میں محتاج ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بہت بوجھ ہے میں اب نہ آؤنگا مجھے رحم آ گیا اسے رہا کر دیا جب صبح ہوئی تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا عذر پیش کیا مجھے اس پر رحم آ گیا اسے رہا کر دیا فرمایا آگاہ ہو وہ تم سے جھوٹ بول گیا اور وہ پھر آئیگا مجھے

رسول اللہ ﷺ کے اس فرمانے سے یقین ہوگیا کہ وہ ضرور آئے گا میں گھات میں رہا وہ آیا غلے سے لپیں بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا تو کہا کہ اب تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور لے چلونگا یہ آخری تیسری بار ہے کہ تو کہہ جاتا ہے کہ نہ آئے گا پھر آجاتا ہے وہ بولا مجھے چھوڑ دیجئے میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھائے دیتا ہوں کہ اللہ انکی برکت سے آپ کو نفع دیگا جب آپ بستر میں جائیں تو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم آخری آیت تک پڑھ لیں تو آپ پر اللہ کی طرف سے محافظ رہے گا۔ اور صبح تک شیطان آپ کے قریب نہ آئیگا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا بنا تمہارے قیدی کا؟ میں نے عرض کیا اس نے کہا کہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ نفع دے گا حضور ﷺ نے فرمایا وہ ہے تو جھوٹا مگر تم سے سچ بول گیا کیا جانتے ہو کہ تم تین دن سے کس سے گفتگو کر رہے ہو میں نے کہا نہیں فرمایا یہ شیطان ہے۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ سے دو اہم باتیں واضح ہوئیں۔

(۱) حضور اکرم ﷺ کا علم غیب جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہر بار حضرت ابو ہریرہؓ کے بولنے سے پہلے فرما دیا کہ اے ابو ہریرہ تمہارے رات والے قیدی کا کیا بنا اور ساتھ یہ بھی فرمادیا کہ وہ جھوٹ بول گیا ہے آج پھر آئیگا آج کل جو لوگ حضور اکرم ﷺ کے بارے میں یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ان کو علم غیب نہیں تھا اور اپنے بارے کہتے ہیں کہ ہم اہلحدیث ہیں صرف حدیث کو مانتے ہیں بالخصوص بخاری شریف کو زیادہ قبول کرتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ آئیں حضور انور ﷺ کے علم غیب کے ثبوت میں دلیل کے طور پر صحیح حدیث اور وہ بھی بخاری کی پیش خدمت ہے خدارا اب تو حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا انکار کرنا چھوڑ دو۔

(۲) عموماً کسی حریف کو اپنے دشمن کی کسی ایسی کمزوری کا پتہ چل جائے جس کی بنا پر اس پر فتح پا سکے تو وہ ضرور اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے اور اس نے ہمیں اپنی کمزوری بھی بتادی ہے کہ جو آیۃ الکرسی پڑھ کر سوئے تو شیطان سے حفاظت اگر صبح پڑھے تو دن بھر شیطان سے محفوظ مزید یہ کہ رات کو دکان و مکان کے دروازے بند کرتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر پھونک ماری جائے تو چوری وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔ ہمیں اپنے ایمان و مال کی شیطان سے حفاظت کے لئے آیۃ الکرسی شریف کا دامن کسی بھی صورت نہ چھوڑنا چاہیے۔

فتنۂ دجال سے حفاظت

(۲۰) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ ط۔ "رَوَاہُ مُسْلِم رقم الحدیث ۸۰۹/۲۵۷ ترمذی ۲۸۸۶"

"حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شروع سورۂ کہف کی دس آیتوں پر روزانہ پابندی کر لے وہ دجال سے بچ جائیگا۔

تشریح:

روزانہ ان کی تلاوت کر لیا کرے یا جمعہ شریف کو بعض لوگ سورۃ کہف مکمل جمعہ شریف کو تلاوت کرتے ہیں یہ بھی درست ہے دجال سے مراد وہی دجال ہے جو قرب قیامت نکلے گا اس کا فتنہ اتنا سخت ہوگا کہ ہر نبی علیہم السلام نے اپنی امت کو اس کے شر سے ڈرایا ہے۔

لیکن سورہ کہف شریف کی ان دس آیات کو روزانہ تلاوت کرنے والے کے

زمانہ میں اگر دجال ظاہر ہوا تو وہ اس کے فتنہ شدیدہ سے محفوظ رہے گا ان شاء اللہ۔

سورۃ اخلاص کی محبت جنت میں پہنچائے گی

(۲۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِیَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ " رواہ الترمذی ۱۰۱ بخاری رقم الحدیث ۷۷۴"

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے بڑی محبت کرتا ہوں سرکار نے فرمایا تیری یہ محبت تجھے جنت میں پہنچا ئیگی۔

تشریح:

عشق الٰہی کی حرارت رکھنے والے عاشق صادق کے قرار کا سامان اپنے کریم مالک حقیقی کی صفات پر مشتمل سورۃ اخلاص سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے؟ اور وہ اس سورۃ شریف سے محبت کیوں نہیں کریگا جبکہ محبوب کبریا اور مالک جنت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا صلہ جنت کی بشارت عطا فرمادی۔

رات کو سونے کا طریقہ

(۲۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ كُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ كَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا فَقَرَاَ فِیْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ " بخاری رقم الحدیث ۵۰۱۷/ ترمذی ۳۴۰۲/ ابن ماجه ۳۸۷۵"

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات میں جب اپنے بستر پر تشریف لیجاتے تو اپنے ہاتھ جمع کر کے ان میں پھونکتے جن میں قل

ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر جسم کے جس حصہ تک ہوسکتا وہ ہاتھ پھیرتے اپنے سر مبارک اور چہرے پاک کے سامنے والے حصہ سے شروع فرماتے یہ تین بار کرتے تھے۔

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ رات کو سوتے وقت یہ سورتیں پڑھ کر ہاتھوں پہ پھونک مار کر جہاں تک ممکن ہو جسم پر ہاتھ پھیرنا سنت ہے اور اس عمل مبارک کی برکت سے آفات سے حفاظت رہتی ہے ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔

قرآن کی آیات کے مطابق جنت کے درجے

(۲۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَاُهَا ط

" ترمذی رقم الحدیث ۲۹۲۳/ وابوداؤد ۱۴۶۴"

"حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن والے سے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ اور یوہی آہستگی سے تلاوت کر جیسے دنیا میں کرتا تھا آج تیرا ٹھکانہ وہاں ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے۔

تشریح:

یہاں قرآن والے سے مراد وہ مسلمان ہے جو ہمیشہ اس کی تلاوت کرتا اور اس پر عمل کرتا ہو اور مسلمان جس قدر تلاوت دنیا میں کریں گے اسی قدر آخرت میں کرسکیں گے اور جنت کے درجے اوپر نیچے ہیں جتنی آیات پڑھے گا اتنے ہی درجات بلند ہونگے یہاں درجات کی بلندی سے مراد قرب الٰہی ہے اور جنت میں تلاوت قرآن کے علاوہ کوئی عبادت نہ ہوگی اور لطف کی بات یہ کہ دنیا میں تلاوت قرآن کا

عادی موت کے بعد ان شاء اللہ حافظ قرآن ہو جائے گا اگر ایسا نہ ہو تو قرآن دیکھے بغیر کیسے پڑھا جائیگا۔

ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں

(۲۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ ط "رَوَاهُ التِّرْمِذِي رقم الحديث ۲۹۱۰/ والدارمی ۳۳۰۸"

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کتاب اللہ قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے تو اسے ایک نیکی اور نیکی کا دس گنا ثواب میں نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

تشریح:

یہاں حرف سے مراد وہ حرف ہے جو جدا جدا پڑھے جائیں ایک حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں سے اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها جو ایک نیکی کرے ہم اس کا بدلہ دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں ہم آج اگر اپنا محاسبہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ ہم کتنے احسان فراموش ہو چکے ہیں ہمارے ساتھ کوئی بھلائی کرے تو ہم اس کا بدلہ برائی سے دینگے اگر یہ نہیں تو اس کی بھلائی کو جان لیں گے اور اگر کوئی زیادہ ہی بامروّت ہونے کا ثبوت دیگا تو صرف اتنا کریگا کہ اتنی قدر بھلائی کا بدلہ دیگا جس قدر اس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی!

اور اگر ہمارے ساتھ کوئی برائی کرے تو ایک کے بدلے دس برائیاں کریں گے کوئی تو کہے تو جواب گالی سے دینگے کوئی گالی دے تو جواب لاٹھی سے دینگے یعنی

اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی کوشش کریں گے۔ یہ اس انسان کا حال ہے جس کی نہ طاقت اپنی نہ جان اپنی نہ زندگی اپنی رب تعالیٰ نہ چاہے تو یہ نہ چل سکے نہ کھا پی سکے نہ بول سکے جو بے ناتواں اور مجبور محض ہے اور دوسری طرف اللہ جل شانہٗ جو احکم الحاکمین اور مالک مطلق ہے جو نہ مجبور نہ کسی کا پابند نہ کمزور نہ اس سے بڑھ کر کوئی طاقت والا اب اس کی شان کریمی دیکھئے۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ومن جاء باالسيئة فلا يجذا الامثلها یعنی جو ایک نیکی کرے اسے ہم بدلہ میں دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور جو ایک برائی کرے اسے ایک کے بدلہ میں ایک ہی ملتی ہے۔

دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب

(۲۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔

"رَوَاهُ التِّرْمِذِي رقم الحديث ۲۸۸۷/ مشکوٰۃ رقم الحديث ۲۱۴۷"

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسٓ ہے جو سورۂ یٰسٓ پڑھے تو اللہ اسے اس کی تلاوت کی برکت سے دس بار قرآن ختم کرنیکا ثواب دیگا۔

تشریح:

جیسے دل سے اصل زندگی وابستہ ہے ایسے ہی قرآن مجید کا مقصود یعنی اخروی کامیابی سورۂ یٰسٓ سے وابستہ ہے یہ سورۃ گویا پورے قرآن مجید کا خلاصہ ہے کہ اس میں قیامت کے حالات کا مکمل بیان ہے اس کی تلاوت سے دل زندہ ہو جاتا ہے اور ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور روح خوش ہو جاتی ہے جانکنی کے وقت اس کے پڑھنے سے تنگی دور ہوتی ہے اور اس کے ایک بار پڑھنے سے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

ستر ہزار فرشتے دُعائے مغفرت کرتے ہیں

(۲۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَۃٍ أَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ "رَوَاہُ التِّرْمِذِی رقم الحدیث ۲۸۸۸"

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو رات میں سورہ حم الدخان پڑھے وہ اس طرح سویرا کرے گا کہ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کریں گے۔

تشریح:

یعنی اس کے تلاوت کے وقت سے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اور یہ بھی واضح ہوا کہ یہ سورۃ شریف پڑھنا معصوم ملائکہ کی معصوم زبانوں سے دعائیں لینے کا ذریعہ ہے۔

قبر کے عذاب سے حفاظت

(۲۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِبَاءَہٗ عَلٰی قَبْرٍ وَہُوَ لَا یَحْسِبُ أَنَّہٗ قَبْرٌ فَإِذَا فِیْہِ إِنْسَانٌ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ حَتّٰی خَتَمَہَا فَأَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہِیَ الْمَانِعَۃُ ہِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ "رَوَاہُ التِّرْمِذِی رقم الحدیث ۲۸۹۰"

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ ڈال لیا انہیں خبر نہ تھی کہ یہاں قبر ہے پتہ لگا کہ اس میں ایک شخص سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھ رہا ہے حتی کہ اس نے ختم کرلی وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی خبر دی تو نبی کریم ﷺ نے

فرمایا یہ سورۃ (عذابِ الٰہی سے) روکنے والی ہے نجات دینے والی ہے جو اللہ کے عذاب سے نجات دیگی۔

تشریح:

سورۃ ملک شریف کی تلاوت کی بہت ہی برکتیں ہیں۔ یہ اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گی اور اس کی تلاوت کرنے والا موت کے وقت خرابیٔ خاتمہ سے اور قبر میں عذاب اور تنگیٔ گور سے اور آخرت میں عذاب کی دہشت سے بچے گا مزید یہ کہ اس کی تلاوت پر کاربند رہنے والے کو قبر میں بھی تلاوت کا شرف نصیب ہو جائے گا ان شاء اللہ ایک اہم بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ قبر میں بھی زندگی عطا فرماتا ہے۔ جو لوگ مرنے کے بعد زندہ نہ ہونے کے عقائد پر مصر ہیں وہ اس حدیث پاک میں غور فرمائیں اور اپنے عقائد باطلہ سے رجوع الی الحق بجالائیں تو یقیناً ابدی بدبختی سے نجات پا جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

آدھے قرآن کا ثواب

(۲۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَقُلْ یَا أَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ

"رَوَاہُ التِّرْمِذِی رقم الحدیث ۲۸۹۴"

"حضرت ابن عباس اور حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذا زلزلت آدھے قرآن کے برابر ہے اور قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے

تشریح:

سورۃ الزلزال کی ایک بار تلاوت کا ثواب ۱۵ پاروں کے برابر ہے وہ اس

لئے کہ اس میں حالات قیامت کا بیان ہے اور سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے جس کی وضاحت حدیث نمبر ۸ میں ہوچکی ہے سورۃ کافرون میں شرک سے کامل طور پر بے زاری کا بیان ہے اور قرآن مجید کے اصل مضامین چار ہیں جن میں سے چوتھا مضمون شرک سے بے زاری ہے اس لئے سورۃ الکافرون کو چار بار پڑھنے سے ایک قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو کوئی سوتے وقت یہ سورۃ پڑھ لیا کرے تو ان شاء اللہ خاتمہ ایمان پر ہوگا اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔

پچاس سال کے گناہ معاف

(۲۹) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ "ترمذی رقم الحدیث ۲۸۹۸، الدارمی ۳۴۳۸"

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو روزانہ دوسو بار قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرے تو اس کے پچاس سال کے گناہ مٹا دیے جائیں گے سوائے قرض کے۔

تشریح:

اس حدیث پاک میں گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اگر اتنے گناہ نہ ہوں تو اس کے بدلہ میں درجات بلند ہونگے اور اس سورۃ کے پڑھنے کی ترکیب میں کوئی قید نہیں دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی دوسو بار پڑھ لیا کریں بہتر یہ ہے کہ ایک دم ہی پڑھے اور اگر مختلف مجلسوں میں بھی پڑھے تو بھی اجر و ثواب کی امید ضرور ہے اللہ تعالیٰ بار آور فرمائے۔ آمین

داہنی طرف سے جنت میں

(۳۰) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ "رواہ الترمذی رقم الحدیث ۲۸۹۸"

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اپنے بستر پر سونا چاہے تو داہنی کروٹ پر لیٹے پھر سو بار قل ھو اللہ احد پڑھ لے تو جب قیامت کا دن ہوگا رب تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے جنت میں جا۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں لیٹنے سے مراد سونے کے لئے لیٹنا ہے ویسے لیٹتے وقت پڑھنا مراد نہیں لیٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کو رخ ہو اور داہنی ہتھیلی داہنے رخسار کے نیچے رکھیں اور سورۃ اخلاص ۱۰۰ بار پڑھیں جس کے انعام میں کل روز آخرت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج تیرا مقام جنت کے داہنے طرف والے باغ ہیں۔

دیکھ کر تلاوت کرنا دو ہزار درجہ ثواب

(۳۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ "بیہقی فی شعب الایمان رقم الحدیث ۲۲۴۳"

"حضرت عثمان بن عبد اللہ ابن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص کا بغیر قرآن کریم دیکھے تلاوت کرنا ہزار درجہ ہے اور قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنا اس پر دو ہزار درجہ افضل ہے۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں دیکھ کر تلاوتِ کلام پاک کی فضیلت کا بیان ہے کیونکہ قرآن مجید دیکھنا بھی عبادت ہے اور اس کی تلاوت بھی عبادت تو دیکھ کر پڑھنے والا دوہری عبادت کرتا ہے اور قرآن دیکھے بغیر حفظ تلاوت کرنے والا ایک عبادت کرتا ہے یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ چند چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے۔

قرآن کریم، کعبہ معظمہ، عالم دین کا چہرہ، ماں باپ کو شفقت کی نظر سے دیکھنا اور آقاءِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا تو سب سے بڑھ کر عبادت ہے۔

تمام حاجتیں پوری ہوں گی

(۴۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهٗ ط "رَوَاهُ الدَّارِمِي رقم الحديث ۳۴۱۸"

"حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شروع دن میں سورہ یٰسٓ پڑھ لے اس کی تمام ضرورتیں پوری ہوں گی۔

تشریح:

سورۂ یٰسٓ شریف بعد نماز فجر پڑھنے سے بہت ساری برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور یہ عمل بہت ہی مجرب ہے اس کا عامل کبھی فقر و فاقہ یا دیگر آفات میں نہ پھنسے گا ان شاءاللہ۔

گذشتہ تمام گناہ معاف

(۴۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَءُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ "رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَان رقم الحديث ۲۴۵۸"

"حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو

رضائے الٰہی کے لئے سورۂ یٰسٓ پڑھے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے لہٰذا مرنے والے کے پاس پڑھا کرو۔

تشریح:

اس حدیث پاک میں سورۂ یٰسٓ کا اخروی فائدہ بیان ہوا ہے یعنی قریب الموت یا فوت شدہ میت پر یا قبر پر اس سورۃ شریف کے پڑھنے سے اس کے ایک تو گناہ بخش دیئے جائیں گے اور دوسرے اس کو تنگی عذاب سے بھی نجات مل جائے گی۔

قرآن کی زینت

(۴۴) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوْسٌ وَعُرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ "بیہقی فی شعب الایمان رقم الحدیث ۲۴۹۴"

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں سورۃ رحمان کو ۲ وجہ سے قرآن کی دلہن، زینت فرمایا گیا (۱) اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا ذکر ہے اور ذات وصفات پر اعتقاد رکھنا ایمان کی زینت ہے (۲) اس سورۃ میں جنت کی حوروں، ان کے حسن وجمال، ان کے زیورات کا ذکر ہے اور یہ سب چیزیں جنت کی زینت ہیں جنت میں رب تعالیٰ سورۃ رحمٰن کی تلاوت فرمائے گا جنتی سنیں گے اس سننے سے جو لذت نصیب ہوگی وہ بیان وگمان سے باہر ہے۔

تنگی و افلاس سے نجات

(۳۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا "بیہقی رقم الحدیث ۲۴۹۸"

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کرے تو اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

تشریح:

سورۃ واقعہ ہر رات پڑھنے والا فقر و فاقہ سے محفوظ رہتا ہے یہ عمل بہت ہی مجرب ہے اللہ تعالیٰ نے بعض سورتوں' آیتوں میں دنیاوی فائدے بھی رکھے ہیں تاکہ لوگوں کو قرآن مجید کی رغبت ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرنے سے انسان کی معیشت میں تنگی واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا) "اور جو ہمارے ذکر سے منہ پھیرے ہم اس کی روزی تنگ کر دیتے ہیں"

جنت میں محل

(۳۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ بُنِیَ لَہٗ بِھَا قَصْرٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَرَءَ عِشْرِیْنَ مَرَّۃً بُنِیَ لَہٗ بِھَا قَصْرَانِ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَرَأَھَا ثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً بُنِیَ لَہٗ بِھَا ثَلٰثَۃُ قُصُوْرٍ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا لَنُکْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِکَ "رَوَاہُ الدارمی رقم الحدیث ۳۳۲۹/مشکوٰۃ رقم الحدیث ۲۱۸۵"

"حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو قل ھو اللہ احد دس بار پڑھے اللہ اس کے لئے جنت میں محل تیار

کریگا اور جو بیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے جنت میں دو محل بنا دیگا اور جو اسے تیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے جنت میں تین محل تیار کریگا۔ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تب تو اللہ کی قسم ہم اپنے محل بہت بنوالیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس سے بھی زیادہ وسعت والا ہے۔

تشریح:

یعنی ہر دس بار پر ایک بے مثل محل عطا ہوگا۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ محل کی عطا صرف پہلے دس بار پر تو ہے پھر نہیں حضرت عمرؓ کے تعجب کے جواب میں ارشاد سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا بے حد و بے حساب ہے اگر روئے زمین کے تمام انسان ایمان لاکر روزانہ ہزار ہا مرتبہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کریں تو ہر ایک کو اس حساب سے عطا فرمائے گا اور اس کے خزانوں میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔

اعلانیہ صدقہ

(۳۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ کَالْجَاھِرِ بِالصَّدَقَۃِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ کَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَۃِ ط

"رَوَاہُ التِّرْمِذِی رقم الحدیث ۲۹۱۹/ابو داؤد ۱۳۳۳ نسائی ۲۵۶۱"

"حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اعلانیہ (بلند آواز سے) قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور آہستہ قرآن پڑھنے والا خفیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

تشریح:

یعنی دونوں طرح تلاوت جائز اور باعث ثواب ہے جیسے دونوں طرح کا صدقہ خفیہ و اعلانیہ باعث ثواب ہے بعض حالات میں بلند آواز سے تلاوت افضل ہے

کیونکہ اس سے دل بے دار ہوتا ہے دوسروں کو تلاوت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ نیند بھاگتی ہے شیطان دفع ہوتا ہے رحمان راضی ہوتا ہے جبکہ ریا کاری نہ ہو۔

اچھی آواز قرآن کی زینت

(۳۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا ۔ "رَوَاهُ الدَّارِمِي رقم الحديث ۳۵۰۱/مشکوٰۃ ۲۲۰۸"

"حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو کیونکہ اچھی آواز قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔

تشریح:

ہر فرد اپنی آواز بری بھی نکال سکتا ہے اور اچھی بھی تو قرآن کی تلاوت میں اچھی آواز استعمال کرو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس کی آواز ہی اچھی نہ ہو وہ تلاوت ہی نہ کرے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اسی موٹی آواز سے ہی آذان و تلاوت کیا کرتے تھے رب تعالیٰ کو وہی پیاری تھی کیوں کہ وہاں دل کی آواز سنی جاتی ہے۔ بڑا مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ دو عورتیں روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے لئے حاضر تھیں ایک عورت مصری تھی اس کی آواز اور تلفظ خوبصورت تھا وہ صلوٰۃ وسلام عرض کر رہی تھی اور دوسری عورت عجمی تھی اس کا تلفظ اچھا نہ تھا وہ سلام عرض کرتے کرتے رو پڑی اس خیال سے کہ اس عورت کی آواز خوبصورت ہے اس کا سلام تو حضور ﷺ قبول فرمالیں گے اور میری آواز اچھی نہیں لہذا میرا سلام تو قبول نہ ہوگا جب رات کو سوئی تو اس کی ایسی قسمت جاگی کہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگئی آقا ﷺ نے فرمایا ہماری بارگاہ

میں خلوصِ دل کو رسائی حاصل ہوتی ہے ہم نے تمہارا اسلام قبول کر لیا ہے۔

وجہ تسمیہ

(۳۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ رقم الحديث ۷۸۸/مشکوٰۃ ۲۲۱۸"

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورتوں میں فاصلہ نہ پہچانتے تھے حتیٰ کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اتری تھی۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ شریف ہر سورت کا حصہ نہیں بلکہ سورتوں کے ابتداء و اختتام کے لئے نازل ہوئی ہے بسم اللہ شریف کی بڑی برکتیں ہیں۔ اس کے ضمن میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ بنی اسرائیل سے ایک شخص جو بہت ہی گناہ گار تھا اپنی شادی کے چند دن بعد فوت ہو گیا اور اسے اس کے اعمال کے مطابق عذاب قبر میں مبتلا کر دیا گیا وقت گزرتا رہا اس کے گھر میں بچہ پیدا ہوا جب وہ بولنے کے قابل ہوا تو اس کی والدہ نے معلم کے پاس پہنچایا معلم نے جب اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھائی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ فلاں شخص سے عذاب اٹھا لو کیونکہ آج اس کے بیٹے نے زمین پر میرا نام رحمٰن و رحیم لیا ہے تو مجھے حیا آتی ہے کہ اس کے باپ کو عذاب دوں۔

اللہ بھی اپنے بندوں کو یاد کرتا ہے

(۴۰) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مسلم رقم الحديث/ ۶۸۰۳-۶۸۰۵"

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوتا ہوں جو مجھ سے رکھے جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اکیلے ہی یاد کرتا ہوں اور اگر مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں عبد سے مراد مومن صالح ہے یعنی بندہ جو میرے متعلق گمان رکھے گا میں ویسا ہی معاملہ اس کے ساتھ کرونگا اگر بندہ نیک اعمال کرکے قبولیت کی امید رکھے گا تو قبول کرونگا۔

اور اگر مشکوک رہے گا جیسا کہ آج کل کئی لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ نماز تو پڑھی ہے پتہ نہیں قبول ہوتی بھی ہے کہ نہیں تلاوت' صدقات وخیرات کیے ہیں قبول ہوتے ہیں کہ نہیں تو ایسے گمان رکھنے والوں کے اعمال رد ہونے کا زیادہ اندیشہ ہے لہذا نیک اعمال کرکے ان کی قبولیت کی امید رکھنی ضروری ہے۔

نوٹ: اعمال صالحہ کیے بغیر بخشش کی امید رکھنا گمان نہیں بلکہ نفس کا دھوکہ ہے۔

اعلانِ جنگ

(۴۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ

شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا بُدَّلَہٗ مِنْہُ ط " رَوَاہُ الْبُخَارِیْ بخاری رقم الحدیث ۶۵۰۲/ مشکوٰۃ رقم الحدیث ۲۲۶۶

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں اسے اعلان جنگ دیتا ہوں اور میرے کسی بندہ کا بمقابلہ فرائض عبادتوں کے دوسرے ذریعہ سے مجھ سے قریب ہونا مجھے زیادہ پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھیں۔ ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اسکے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اسکے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو اسے دیتا ہوں اور اگر میری پناہ لیتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں اور جو مجھے کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی تردد نہیں کرتا جیسے کہ میں اس مومن کی جان نکالنے میں توقف کرتا ہوں جو موت سے گھبراتا ہے اور میں اسے ناخوش کرنا پسند نہیں کرتا ادھر موت بھی اس کے لئے ضروری ہے۔

تشریح:

اولیاء اللہ کی جماعت ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے اور معرفت الٰہی کے سمندر میں اتنا غوطہ زن ہیں کہ دنیا و مافیہا سے قطعاً بے پروا ہیں اپنے یار حقیقی کی مرضی کے خلاف جسم کو حرکت دینا قیامت ڈھا دینے کے مترادف ہے احکام خداوندی کی پابندی اس انداز سے کرتے ہیں کہ فرض تو فرض رہا کسی مستحب تک کو چھوڑنا گوارا نہیں کرتے اور اللہ جل شانہ کا قرب فرائض ونوافل کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اور اتنا قریب ہو جاتے ہیں کہ دیکھتے ہیں تو آنکھیں ان کی

طاقت رب کی ہوتی ہے کان ان کے سنتے رب کی طاقت سے ہیں ہاتھ ان کے حرکت رب کی طاقت سے کرتے ہیں پاؤں ان کے چلتے رب کی طاقت سے ہیں جیسا کہ بزرگ فرماتے ہیں پوری زمین ولی کے اڑھائی قدم ہے اور غوثِ وقت شیخ عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ اڑھائی قدم کہتے ہیں اور ہمارا تو پہلا قدم ہی رکھنے کو زمین نظر نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ ان کو اتنا محبوب رکھتا ہے کہ ان سے دشمنی رکھنے والے کو اعلان جنگ دیتا ہے اور یہ اولیاء اللہ کے دشمنوں پر اتنا غضب ہے کہ اللہ کی پناہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کی مجال کس میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو گناہوں پر اعلان جنگ دیا ہے (۱) سود کھانے والا (۲) دشمن اولیاء اللہ' سود خور اور دشمن اولیاء اللہ اگر اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں تو پھر سود خور سود کھائیں اور دشمن اولیاء دشمنی کریں اور اگر نہیں رکھتے اور یقیناً نہیں رکھتے تو ان کی نجات کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ سود خور سود کھانا چھوڑ دیں اور توبہ کریں اور دشمن اولیاء اللہ ان کی دشمنی چھوڑ دیں اور توبہ کریں میں نہیں سمجھتا کہ ان دو افعال قبیحہ سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا ہو گا جس پر اتنا غضب فرمایا گیا ہو اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ فرمائے آمین۔

نوٹ: تارک فرائض کے نوافل قبول نہیں ہوتے افسوس ان لوگوں پر جو فرض عبادات پر سستی کریں اور نوافل پر زور دیں اور ہزار افسوس ان پر جو بھنگ' چرس' گانے بجانے کو خدا رسی کا ذریعہ سمجھیں اور نماز روزے کے قریب تک نہ جائیں۔ اللہ کے ولی غایت درجہ غیرت مند ہوتے ہیں لہذا آج کل کئی عورتیں جو یہ ڈھونگ رچاتی پھرتی ہیں کہ مجھ پر فلاں بزرگ کی حاضری ہوتی ہے یہ سراسر دھوکہ' فراڈ' اور جہنمی لوگوں کا کام ہے اللہ کے بزرگوں کا غیر محرم عورت کے پاس جانے کا تصور ہی ممکن نہیں۔

ایسے دھوکہ باز لوگوں کے پاس اٹھنا' بیٹھنا حرام ہے۔